

## باب ۸

# تحقیق کے لیے حصول مواد کے وسائل و طریقے

## باب ۸

# تحقیق کے لیے حصول مواد کے وسائل اور طریقے

## تحقیقی عمل میں مواد کا کردار

تحقیقی عمل کا دارومدار حقیقت میں مواد پر ہوتا ہے۔ ”مواد ہی محقق کے نور و فکر کی بنیاد ہے۔ خالص مواد کی شکل خام مال کی طرح ہوتی ہے۔ اسی خام مال سے تجزیہ، درجہ بندی اور تحقیق کے ذریعہ نتائج اور عام اصول وضع کیے جاتے ہیں۔ عام اصولوں کی توضیح کے بعد مواد آئینہ کے لیے انداز فکر اور حقائق حقائق کی فراہمی کے لیے محرک بنتا ہے“ (۱)۔

## مواد کی فراہمی میں احتیاط کی ضرورت

جہاں تک مواد کی فراہمی کے عمل کا تعلق ہے تو اس میں ”محقق کو بہت زیادہ محتاط رہنا چاہئے۔ اگر موضوع کے اعتبار سے مفید مواد دستیاب نہیں ہوتا، یا اس کو کسی وجہ سے نظر انداز کر دیا جاتا ہے تو تحقیقی عمل کی تکمیل دشوار ہو جاتی ہے اور اس کے نتائج مشکوک و مشتبہ رہتے ہیں۔ مواد کی فراہمی کے عمل میں صرف حقائق کو جمع کرنا ہی شامل نہیں ہے۔ فراہمی کے ساتھ ساتھ ضروری مواد کے انتخاب کا عمل بھی جاری رہتا ہے۔

مواد کی فراہمی میں محقق کو ایک جاسوس کے فرائنس انجام دینے پڑتے ہیں اور اس کو مکینوں کے ذریعہ شہد کی فراہمی جیسی محنت و مشقت سے کام لینا پڑتا ہے۔ اپنے مفید مطالب چھوٹے سے چھوٹے نکات اور حقائق کو بھی، مگر نظر انداز نہیں کرتا۔ اس کام کے لیے محقق کو دقیقہ نظر ہونا چاہئے“ (۲)۔

ان تمہیدی کلمات کے بعد حصول مواد کے ذرائع کے بارے میں بحث کی جاتی ہے:

## مواد تحقیق کے حصول کے وسائل

تحقیق منصوبہ سے متعلقہ مواد کی فراہمی یا اس کا حصول ایک اہم منزل ہوتی ہے جس تک رسائی حاصل کرنا ہر لحاظ سے ضروری ہوتا ہے۔ اس منزل تک پہنچنے کے راستہ میں محقق کو متعدد مشکلات اور رکاوٹوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ انہیں وہ ذاتی قوت اور ارادہ کی پختگی کی بناء پر باسانی عبور کر لیتا ہے۔ ایک بیدار مغز، مخلص اور اپنے کام سے لگاؤ رکھنے والا محقق ہر صورت میں کوشش کرتا ہے کہ جہاں کہیں سے متعلقہ مواد دستیاب ہو سکے حاصل کیا جائے فن تحقیق کے ماہرین نے درج ذیل وسائل و ذرائع کی نشاندہی کی ہے جہاں سے مواد تحقیق حاصل کیا جاسکتا ہے۔

### ۱۔ لائبریریاں

یہ حصول مواد کا اہم ترین ذریعہ ہوتی ہیں اور اس سلسلہ میں مرکزی کردار ادا کرتی ہیں۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی لائبریری میں تحقیق کا پورا مواد مل جائے۔ بعض چیزیں ملک کی مختلف لائبریریوں، ذاتی کتب خانوں، عجائب گھروں وغیرہ میں دستیاب ہو سکتی ہیں۔ لائبریریوں کے ذریعہ بالعموم درج ذیل اقسام کا مواد دستیاب ہو سکتا ہے:

- ۱۔ دستویزات، اصل قلمی نقول، دستی تحریروں کی نقول۔
- ۲۔ موضوع سے متعلق فاضلانہ مطالعہ۔
- ۳۔ ایسی کتابیں یا مضامین جن میں موضوع سے متعلق اقوال یا نقطہ ہائے نظر پیش کیے گئے ہوں۔
- ۴۔ دیگر قسم کا ملا جلا مواد۔
- ۵۔ یونیورسٹیوں میں تحقیقی اسناد کے لیے پیش کیے جانے والے تحقیقی مقالات کی مصدقہ نقول۔
- ۶۔ حوالے کی کتابیں، کی متعدد کتب، تحقیقی مقالات کے مختصر جائزے اور فہرست کتب۔
- ۷۔ نایاب کتابوں کی فوٹو اسٹیز نقول۔

الہیری سے صرف کتابیں ہی دستیاب نہیں ہوتیں بلکہ وہاں سے دیگر سہولیات بھی مل سکتی ہیں۔ مثلاً محقق کی درخواست پر دوسری الہیریوں سے نایاب کتابیں منگوا کر دی جاتی ہیں۔ فوٹو اسٹینٹ نقل کرنے کی سہولت بھی الہیری سے مل سکتی ہے۔

## ۲۔ حلقہ عمل

جس طرح محقق اپنا ضروری مواد الہیری کے ذریعہ حاصل کرتا ہے، اسی طرح بعض تحقیقی مسائل کو حل کرنے کے لیے اسے اپنے حلقہ عمل سے بھی مواد فراہم کرنا پڑتا ہے۔ مواد کی فراہمی کا یہ ایک جاندار سرچشمہ ہے۔ محقق اپنی صلاحیت، سہولت اور ضرورت کے مطابق مواد کی فراہمی کے لیے ایک مخصوص حلقہ کا انتخاب کر لیتا ہے۔ اس علاقے کے قدرتی یا معاشرتی حالات سے متعلق اعداد و شمار جمع کرنا اس کا مقصد ہوتا ہے۔

## ۳۔ تحقیقی رسائل

تحقیقی رسائل میں ماضی اور حال کے تحقیقی کاموں کی تفصیل پیش کی جاتی ہے اور فاضل علماء کے مضامین بھی شائع ہوتے ہیں۔ ان میں تحقیقی موضوعات سے متعلق مواد کے بارے میں معلومات بھی پیش کی جاتی ہیں۔ قلمی کتابوں کا تذکرہ بھی ہوتا ہے اور مختلف مقالات پر مختصر تبصرے بھی شائع ہوتے رہتے ہیں (۳)۔ ڈاکٹر گیان چند رسائل پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ”کتابوں کی طرح رسائل بھی تحقیق کا پیش بہا مواد فراہم کرتے ہیں بلکہ رسالوں کو ایک لحاظ سے فوقیت ہے کہ کتابوں کا مواد تو سب کے سامنے ہوتا ہے، رسالوں بالخصوص قدیم رسالوں میں نہ جانے کیا کیا پیش بہا معلومات دفن پڑی ہیں۔“ (۴)۔

## ۴۔ اخبار

رسالوں کی طرح، گوان سے کم، بعض اوقات روزانہ اخبار بھی تحقیق کا معتبر مآخذ ثابت ہوتے ہیں۔ ان میں کسی ادیب کی وفات یا اعزاز وغیرہ کے بارے میں جو خبر درج ہوتی ہے وہ چونکہ حالیہ ہوتی ہے اس لیے مومنا صحیح ہوتی ہیں۔ سنہ وفات کے لیے تو معاصر اخبار کا اندراج ایک پکا ثبوت ہے۔ (۵)۔

## ۵۔ عوام

حصول مواد کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ عوام ہے۔ بعض اوقات، واقعات اور روایات کی تصدیق صرف عوام کے ذریعہ ہوتی ہے، عوامی ذرائع میں عام طور پر سوال نامے، انٹرویوز اور سروے شامل ہیں۔ ان ذریعوں سے بہت سی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں (۶)۔

## مواد تحقیق کے حصول کے طریقے

حصول مواد کے مذکورہ بالا وسائل کے ساتھ ساتھ محقق کو ہامقصد مواد حاصل کرنے کے لیے صحیح اور سائنسی طریقوں کو استعمال میں لانا چاہیے تاکہ تھوڑے وقت میں مطلوبہ مواد کی دستیابی ممکن ہو جائے۔ فن تحقیق کے ماہرین نے حسب ذیل طریقوں کا ذکر کیا ہے:

### ۱۔ بنیادی وسائل کا استعمال

تحقیقی عمل میں مواد کی تلاش جستجو بنیادی وسائل سے ہوتی ہے ”کسی وسیع کے براہ راست استعمال کو بنیادی کہا جاتا ہے۔ اگر کسی کتاب یا مضمون کا حوالہ دینا ہے تو اس کا براہ راست مطالعہ کرنا چاہیے۔ اگر کسی دوسرے محقق نے اس کتاب کے حقائق کو اپنے مقالے میں درج کیا ہے اور اس مقالے سے اس متن کو حاصل کیا جائے تو اسے ثانوی وسیلہ کہا جائے گا۔ اس طرح حاصل کیا ہوا متن مشکوک یا غلط بھی ہو سکتا ہے۔ اس لیے جہاں تک ممکن ہو مواد کو بنیادی وسیع سے ہی حاصل کیا جائے۔ دیگر مقالات کے مطالعے سے محقق کو کسی متن کا سرچشمہ معلوم ہو جاتا ہے۔

ایک کامیاب محقق کے لیے اپنے مضمون سے متعلق مواد کی فراہمی کے بنیادی وسائل کا علم ہونا انتہائی ضروری ہے۔ اس کو دوسرے محققین کے ذریعے استعمال کیے ہوئے حقائق کو دوسرے لفظوں میں بیان کر دینے کی عمت سے بچنا چاہیے۔ بنیادی وسائل سے مواد کی فراہمی کے دوران ایسا مواد بھی محقق کے ہاتھ لگ سکتا ہے جس کو ابھی تک کسی دوسرے محقق نے استعمال ہی نہ کیا ہو۔ اس طرح نئے حقائق کو منظر عام پر لانے سے محقق کی وقعت و عظمت میں اضافہ ہوتا ہے“ (۷)۔

اس سے ثابت ہوا کہ بنیادی وسائل سے اخذ کیا ہوا مواد ہی مستند ترین ہوتا ہے نہ کہ ثانوی وسائل سے۔ ”اس لیے جہاں تک ممکن ہو یہی طریقہ استعمال کیا جائے۔ صرف مجبوری کی حالت میں ثانوی ذرائع کی طرف رجوع جائے۔ ایک کتاب عربی میں ہے اور اس کا ترجمہ اردو میں ہو چکا ہے۔ اگر محقق عربی جانتا ہو تو اصل کتاب سے استفادہ کرے نہ کہ ترجمے سے۔ کیونکہ ترجمہ ثانوی درجے کی حیثیت رکھتا ہے (۸)۔

عام طور پر تجربے، ذوق تفتیش و تامل، اندریوز، ڈائریاں، خود نوشتہ سوانح عمریاں، متن اور ادب کی تحقیقی تحریریں، حکومت، بورڈ، تحقیقی اداروں، دانش کابوں وغیرہ کی روئدادیں، اخبارات، مخطوطات اور فرائین وغیرہ کو بنیادی ذرائع میں شمار کیا جاتا ہے۔

تحقیق میں جن حقائق کو دریافت کیا جاتا ہے، بنیادی مآخذ ان کے لیے حوالہ بہم پہنچاتے ہیں۔ ثانوی مآخذ پر صرف بھروسہ کر کے لکھا جاتا ہے جو غیر سائنسی طریقہ کار ہے، جس کی تحقیق میں گنجائش نہیں (۹)۔

## ۲۔ سروے

سروے میں بالعموم عہد جدید کے مسائل اور مفروضوں پر کام کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس طریق کار میں ماضی کے بارے میں بھی مواد فراہم ہو سکتا ہے۔ مگر عام طور پر اس میں حال کے مسائل کے لیے تحقیقی مواد حاصل کیا جاتا ہے۔

سروے کا طریقہ کار ادب سے زیادہ دوسرے علوم و فنون میں مقبول اور افادیت کے اعتبار سے بہت بکثرت ثابت ہوا ہے۔ اس عہد میں سماجی علوم، تعلیم اور سائنس کے میدان میں اس طریق کار کو استعمال کیا جا رہا ہے، مثلاً سائنس میں طبی سروے کے ذریعے بعض مہلک امراض کے بارے میں مواد اکٹھا کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سے سماجی علوم میں بھی اس طریق تحقیق سے فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ معاشرتی برائیوں کے سد باب کے لیے اس طریق تحقیق کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ مرنیات میں اس سے خصوصاً کام لیا جا رہا ہے، مثلاً اگر اس بات کا جائزہ لینا چاہیں کہ ۱۲ سال سے ۱۵ سال کے بچے کن حالات کی وجہ سے جرائم کا شکار ہو کر ذلیل پٹختے میں تو یہ کام سروے کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔ اردو ادب میں اگرچہ دستاویزی یا تاریخی تحقیق کا

طریقہ سب سے زیادہ مقبول ہے۔ مگر جدید عہد میں سروے سے بھی کام لیا جا رہا ہے۔ خاص طور پر نئے مسائل اور موضوعات کا جائزہ لینے کے لیے اسے استعمال کیا جا رہا ہے۔ سروے میں کام کے دو طریقے ہیں: پہلا سوالنامہ اور دوسرا انٹرویو۔ ذیل میں ہر ایک کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے:

### پہلا طریقہ: سوال نامہ

سروے میں تحقیق کا پہلا طریقہ سوال نامہ کا استعمال ہے۔ کسی مسئلے پر تحقیق کرنے کے لیے ایک سوال نامہ تیار کیا جاتا ہے۔ اس میں تمام ضروری سوالات درج کیے جاتے ہیں۔ پھر متعلقہ اشخاص سے ان سوالات کے جوابات پوچھے جاتے ہیں۔ جوابات کو بالآخر ایک فیصلہ کن شکل دی جاتی ہے، جس سے اچھے نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ یہی نتائج اس تحقیق کا حاصل سمجھے جاتے ہیں۔ سروے میں سوال نامہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ تحقیق کی ساری بنیاد سوال نامے کی صحیح تیاری پر ہے۔ سوال نامہ جتنا واضح، قطعی اور صاف ہوگا اتنے ہی اچھے نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے۔ (۱۰)۔

سوال نامہ کی اقسام: سوال نامہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں: کھلا سوال نامہ اور بند سوال نامہ:

#### الف۔ کھلا سوال نامہ

کھلے سوال نامے میں اس طرح سے سوال پوچھے جاتے ہیں کہ جواب دہندہ اپنے لفظوں میں جواب لکھ سکتا ہے، محقق ہر سوال کے بعد کچھ جگہ خالی چھوڑ دیتا ہے جس میں جوابات لکھے جاتے ہیں۔ کھلے سوال نامے کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے ذریعے زیر تحقیق موضوع کے متعلق جواب دینے والوں کے رجحانات کا پتہ چلتا ہے۔ اس شکل میں چونکہ آراء کا دخل ہوتا ہے۔ اس لیے اس کا خلاصہ بنانے اور اسے ترتیب دینے میں کافی وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔ کھلے سوال نامے میں جواب دینے والے کو ایک طرح سے پوری آزادی ہوتی ہے کہ وہ جو چاہے کہہ سکتا ہے، اس لیے اس کو زیادہ نمائندہ طریق کار کہا جاسکتا ہے۔ (۱۱)۔

### سبب۔ بند سوال نامہ

سوال نامہ کی دوسری قسم بند سوال نامہ ہے۔ اس سوال نامے میں محقق ہر سوال کے لیے ممکن جواب خود تجویز کرتا ہے اور ہر جواب کے آگے ”ہاں“ یا ”نہیں“ یا مقررہ نشان تحریر کرتا ہے، جس پر جواب دہندہ جواب کی غرض سے مقررہ نشان لگا دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اس سلسلے میں ایک دوسرا راستہ بھی تجویز کیا جاسکتا ہے جس میں جواب دینے والا ہر سوال کے آگے یہ لکھ سکتا ہے کہ وہ کسی فیصلے پر نہیں پہنچا۔۔۔۔۔ (۱۲)۔

### سوال نامہ کی تیاری کے مراحل

سوال نامہ کی تیاری کے لیے کئی مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ ان مراحل کا ذکر درج ذیل طور میں کیا جاتا ہے:

- ۱۔ سوال نامہ کی تیاری سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جن افراد کو سوال نامہ بھیجا جاتا ہے۔ ان کے لیے متعقد ذمہ دار افراد سے اجازت لی جائے۔ اور اس امر کی بھی تسلی کر لی جائے کہ سوال نامہ میں ایسی معلومات تو حاصل نہیں کی جا رہی ہیں جو کسی اور جگہ سے آسانی سے فراہم ہو سکتی ہیں۔
- ۲۔ سوال نامہ بناتے وقت مفروضات اور تحریری مواد کی اہمیت کو پیش نظر رکھا جائے۔ سوالات آسان اور قابل فہم زبان میں ہونے چاہئیں۔ بصورت دیگر صحیح جوابات کا حصول مشکل ہو جاتا ہے۔
- ۳۔ سوالوں کو نفسیاتی اور منطقی ترتیب میں رکھا جائے اور ان کی مختلف عنوانات کے تحت گروہ بندی کر دی جائے تو زیادہ بہتر ہو گا۔
- ۴۔ سوالوں کے جواب تحریر کرنے کے لیے جوابات درج کیے جائیں تاکہ متعقد افراد محقق کے مقصد کے مطابق صحیح صحیح جواب دے سکیں۔ ان افراد کے لیے سوالوں کی مکمل وضاحت ہونی چاہیے۔
- ۵۔ سوال نامہ پر کرنے میں متعقد افراد کو اعتماد میں لینا نہایت ضروری ہے تاکہ وہ بغیر



جیل و جھٹ، یا چنگا پھٹ کے من سب جواب تحریر کر سکیں۔ سوال نامہ میں درج ہونا چاہیے کہ ہر فرد کا جواب صرف تحقیقی مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے گا اور ان کے جوابات کوراز میں رکھا جائے گا۔

۶۔ ایسے سوال نہ بنائے جائیں جن کے بارے میں خود محقق مشکوک ہو کہ متعلقہ افراد ان کا صحیح جواب دے سکیں۔ یا متعلقہ افراد اس بارے میں معلومات رکھتے ہیں۔ کچھ سوالات ایسے بھی شامل کیے جائیں جن کے ذریعے جواب دہندگان کی فراہم کردہ معلومات کو جانچا جاسکے (۱۳)۔

### دوسرا طریقہ: انٹرویو

سروے میں سوال نامے کے علاوہ دوسرا طریقہ تحقیق ”انٹرویو“ کہلاتا ہے۔ ”انٹرویو یا با ضابطہ ملاقات بھی ایک طرح کا سوال نامہ ہے۔ اس میں سوالات تحریری شکل میں موجود ہوتے ہیں۔ جس سے انٹرویو لیا جا رہا ہے اس کی سبوتا کے مطابق انٹرویو کے لیے وقت کا تعین کیا جاتا ہے۔ غیر متعلقہ سوالات سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ جواب اسی وقت لکھ لیے جاتے ہیں یا ٹیپ ریکارڈ کر لیے جاتے ہیں۔ نظریاتی مباحث اور عقیدوں کی چھان بین کے لیے یہ بہت مؤثر ذریعہ ہے“ (۱۴)۔

اس ضمن میں ڈاکٹر تبسم کاشمیری لکھتے ہیں ”انٹرویو کے طریق کو ایک اعتبار سے سوال نامے پر فوقیت بھی حاصل ہے۔ وہ اس طرح کہ سوال نامے کا دائرہ عمل محدود ہوتا ہے۔ اس میں مقررہ سوالات کے جواب دینے ہوتے ہیں اور سوال نامے کے محقق اور جواب دہندہ کا تعلق براہ راست نہیں ہوتا۔ ان کا تعلق محض کاغذ کے ذریعے قائم ہوتا ہے، یوں یہ سارا عمل ایک خاص مقررہ حد تک اندر ہی رو کر وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں انٹرویو کے طریق کو سوال نامے پر سبقت حاصل ہوتی ہے۔ انٹرویو لینے والے کا تعلق اسے فوقیت دیتا ہے۔ انٹرویو لینے والا ایک تو اپنے پاس پہلے سے طے شدہ سوالات رکھتا ہے جن میں انٹرویو کے بارے میں دافر مواد ہوتا ہے۔ وہ سوالات پر ہی انحصار نہیں کرتا۔ اس لیے کہ سوالات تو وہ اشارے ہوتے ہیں جن کی مدد سے وہ شخصیت سے گفتگو کرتا ہے۔ وہ براہ راست ذاتی تعلق سے فائدہ اٹھاتا ہوئے انٹرویو

کی جانے والی شخصیت سے گفتگو کے دوران ہی موقع محل کے مطابق مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ براہ راست تعلق کی وجہ سے اسے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ گفتگو میں پیدا ہونے والے ابہام کی وہ وضاحت حاصل کر سکتا ہے، جس سے مسئلہ پورے طور پر واضح ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جہاں جہاں تضادات نظر آتے ہیں، اندویو کرنے والا ان کے بارے میں بھی سوالات کر سکتا ہے جس سے موضوع پر مزید روشنی پڑ سکتی ہے۔ سوال نامے میں اگر ابہام رہ گیا ہے تو اسے دور کرنا ممکن نہیں ہے جبکہ اندویو میں موقع پر ہی یہ کام ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور بڑی افادیت بھی اس طریقے میں پائی جاتی ہے اور وہ یہ کہ سوالات کے دوران اندویو کرنے والے کو نئے امکانات کا بھی پتہ چل سکتا ہے اور جو پہلو اس کی نظر سے اوجھل رہ گئے تھے، ممکن ہے اندویو کرتے ہوئے وہ سارے پہلو اس کے سامنے آجائیں اور وہ ان کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ یہ ہیں وہ چند باتیں جو اندویو اور سوال نامے کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے کہی جاسکتی ہیں“ (۱۵)۔

مختصراً یہ کہ سروے میں اندویو کی نمایاں صورت پر اہمیت ہے۔ جدید دور میں اندویو تحقیقی مصادر میں اہم حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ (۱۶)۔

### ۳۔ مشاہدات

مشاہدات، مشاہدہ کی جمع ہے۔ سوال نامہ، اندویو اور دیگر طریقوں کی نسبت مشاہدہ ترجیحی طریقہ تحقیق ہے مگر ایک محقق اچانک اور فوری مشاہدہ کے ذریعے اس وقت تک صحیح نتائج اخذ نہیں کر سکتا جب تک کہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ اسے کون سے موضوع پر توجہ دینی ہے اور وہ حواس خمسہ کے ذریعے معلوم کردہ معلومات کو کیسے تحریر کر سکتا ہے۔ مشاہدہ کرنے کے لیے بہت سے طریقے اپنائے گئے ہیں۔

علاوہ ازیں! مندرجہ ذیل طریقوں سے ”مشاہدہ“ مفید اور کامیاب بنایا جاسکتا ہے۔ عام انسانی مشاہدہ اور انسانی تحقیق کی غرض سے کیے گئے مشاہدہ میں ایک بین فرق یہی ہوتا ہے کہ آخر اندکر کی دوبارہ تصدیق کے لیے اس کے ہر ایک پہلو کا مکمل طور پر صحیح ریکارڈ رکھا جائے نیز وقت اور ماحول کی شرائط کو بھی بغیر بڑے فرق کے بیان کیا جائے۔ اس طرح مشاہدہ کا بیان

زیادہ باعتبار بن جاتا ہے اور زیادہ سے زیادہ اشخاص ایک یا چند لوگوں کے مشاہدہ کے نتائج سے باخبر ہو سکتے ہیں اور سب کو تحقیق کے جانے میں مدد ملتی ہے۔

## پڑتالی فہرست

تحقیق کنندہ مشاہدہ کے دوران جو معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ان کی ایک فہرست تیار کر لیتا ہے تاکہ وہ مشاہدہ کے ساتھ اس فہرست کا جائزہ لے سکے۔ اس سوال نامہ کے لیے ہر سوال کے ساتھ مناسب جگہ چھوڑے تاکہ بوقت ضرورت محقق اضافی معلومات کا اندراج کر سکے۔ ان سوالات کے مختلف عنوانات کے تحت گروپ بندی کر لی جائے تو بہتر ہوتا ہے۔

## وقت کا گوشوارہ

مشاہدہ کے دوران وقت کا خیال رکھا جائے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ زیر مشاہدہ عوامل کتنے وقت لیتے ہیں۔ بہترین مشاہدہ وہ ہوتا ہے جو متواتر زیادہ عرصہ تک کرنے کی بجائے تھوڑے وقفے کے بعد کیا جائے۔ اس سے انسانی رویہ اور رجحان کی تصویر واضح ہو جاتی ہے۔

## انسانی رویہ کی ڈائری

اگر ایک استاد یا ماں باپ یا گروپ لیڈر کسی بچے کے رویہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس بچے کا مشاہدہ مختلف اوقات میں یعنی کھیل، کھانے یا دیگر مشاغل میں مصروفیت کے دوران کیا جائے۔ اور اس کا باقاعدہ تحریری ریکارڈ رکھا جائے۔ اس تمام تحریری ریکارڈ کی مدد سے بچے کے رویہ کے بارے میں پتہ چلا لیا جاتا ہے۔ اس قسم کے سرایتی کار میں بہت سا وقت درکار ہوتا ہے۔ یہ طریق کار اگر والدین نے اپنایا ہو یا اساتذہ نے اس کا اہتمام کیا ہو تو طالب علم کی تعلیم اور راہ نمائی میں اس سے مفید نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

## مکینیکل آلات

بہت سے محققین ایک ہی موضوع پر تحقیق کرتے ہیں اور ان کے نتائج میں اختلاف ہوتا ہے۔ دراصل ایسا ہونا انسانی کمزوریوں سے بعید نہیں ہے کیونکہ جذباتی رکاوٹ، خصوصی انتخاب یا ذاتی تعلق، اس قسم کے عوامل مشاہدات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ لہٰذا مشینی آلات اس قسم کا تاثر

لینے سے مبرا ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کے استعمال سے صحیح نتائج اخذ کرنے میں مدد ملتی ہے۔ متحرک فلم اور آواز بندی کی مشینوں سے محققین کو کافی مدد ملتی ہے۔ علاوہ ازیں! دوسرے محققین جب چاہیں ان آلات سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ مشاہدہ کے لیے اب ایسا ایک طرفہ آئینہ استعمال کیا جا رہا ہے جس سے محقق سب کچھ دیکھ سکتا ہے لیکن متعلقہ فرد، جس کا مطالعہ کیا جا رہا ہے، قطعی لاعلم ہو گا کہ کوئی اس کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ اس طرح صحیح ماحول کی عکاسی ممکن ہوتی ہے اور بہتر نتائج برآمد ہو سکتے ہیں (۱۷)۔

مختصر یہ کہ: ”افراد کے مشاہدے کے ذریعے بھی مواد کی فراہمی ہو سکتی ہے۔ اگر حقیقت کی تلاش کا مسئلہ درپیش ہے تو مشاہدے کا طریقہ قدرے مختلف ہوتا ہے اور مشاہدہ کرنے والا جماعت یا گروپ میں شامل ہوتا ہے۔ اگر مطالعے کی نوعیت وضاحتی یا تجرباتی ہے تو مشاہدہ کا طریقہ مرکب ساخت پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں اشیاء کی حد بندی متعین کر دی جاتی ہے۔ اطلاعات یا معلومات کو ریکارڈ کر لیا جاتا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو مشاہدات کا بغور مطالعہ کیا جاتا ہے اور انہیں احاطہ تحریر میں لایا جاتا ہے“ (۱۸)۔

### ۴۔ کیس اسٹڈی

تحقیق اور حصول مواد کے اسالیب میں سے کیس اسٹڈی (مطالعہ احوال) بھی ایک معتبر و مؤثر اسلوب ہے۔ اس کا مطلب کسی فرد، واقعہ، ادارہ یا جماعت کے احوال کی مفصل وضاحت اور تجزیہ ہے۔ اس اسلوب کی مدد سے کسی شخص، خاندان، برادری یا قوم کی زندگی کے متعلق تمام پوشیدہ و غیر پوشیدہ خصائص دریافت کیے جاتے ہیں، ان کا تجزیہ کیا جاتا ہے، جن کی وجہ سے ان کی شناخت ممکن ہوتی ہے۔ یہ شناخت زیادہ تر ان رویوں کے ذریعے ہوتی ہے جو اشخاص کی طرز زندگی، حسن سلوک، عمل اور رد عمل کے ذریعے ظاہر ہوتی رہتی ہیں اور ان کا ماحول سے رابطہ بڑا گہرا ہوتا ہے۔

### مقصد

اس کے ذریعہ جو ڈاتا (معلومات، معطیات) جمع کیا جاتا ہے اس کا مقصد صرف یہ

ہوتا ہے کہ کسی شخص کی اکائی کی فطری تاریخ مرتب کی جائے۔ اس کے ان سماجی اسباب اور واقعات سے رشتہ جوڑا جائے، جو اس کے مخصوص ماحول پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

### اہمیت

اس اسلوب تحقیق کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس وقت تمام سماجی علوم کے ماہرین اسے تحقیق کے کارآمد اور مفید نتائج حاصل کرنے کے لیے بے حد مؤثر ذریعہ سمجھتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ مغرب کے مشہور ادیب و شاعر خاص کر ڈرامہ نگار اور ناول نگار اپنے موضوع کے پیش نظر کرداروں کی ساخت، فطرت اور ان کی جہتوں کے کیس اسٹڈی میں اتنی ہی دلچسپی لے رہے ہیں جتنی ایک ڈاکٹر اپنے بیماروں میں لیتا ہے۔۔۔

### ضروری شرائط

درج ذیل معیار اور اصول و ضوابط کی روشنی میں کیس اسٹڈی کی ضرورت پر زور دیا گیا

ہے :

- ۱۔ کلچر، تہذیب اور ادبی موضوعات کی تحقیق ایسی حقیقت کا مطالبہ کرتی ہو، جس میں افراد، برادری یا جماعت کے انفرادی یا مجموعی رویوں اور برتاؤ کا تجزیہ باسانی کیا جاسکے۔ اقدار کی بازیافت، تعین قدر کے مسائل اور تمدنی زندگی کے نظام کی پرکھ بھی مقصود ہو تو کیس اسٹڈی کی ضرورت ہو سکتی ہے۔
- ۲۔ اس کے ذریعہ حاصل کی گئی اطلاعات سماجی زندگی کے لیے معنویت رکھتی ہو اور مخصوص سماجی زندگی کے رویوں اور سلوک کا مطالبہ پیش نظر ہو۔
- ۳۔ خاندان اور برادری کی حیثیت کا جائزہ مخصوص افراد کے کیس اسٹڈی کے ساتھ ابھرتا ہے۔
- ۴۔ افراد کی کیس اسٹڈی کے ذریعہ صحت مند نتائج کی توقع رہتی ہے۔
- ۵۔ عالم طفولیت سے عمر کی آخری منزل تک کا مطالعہ ضروری سمجھا گیا ہو اور اس کے تمام تجربات نتائج کے لیے ضروری تصور کیے گئے ہوں۔ کیس اسٹڈی کے ذریعہ تواتر سے

واقعات اور سانحات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے تاکہ شخصیت کے ارتقاء اور نشوونما میں جو اسباب وظل کار فرما رہے ہوں ان کی پہچان کی جاسکے۔

۶۔ فرد کی سماجی حیثیت اور نوعیت کا مقابلہ کرتی ہو۔

۷۔ سوانح عمری، سوال نامہ، ڈائری، خطوط غرض تمام ذرائع اس طرح کیس اسٹڈی کے سلسلہ میں استعمال کیے جائیں تاکہ کسی واضح تصور مفروضہ یا نظریہ کی تصدیق یا تردید ہو سکے۔

یہ شرائط کیس اسٹڈی کے سلسلہ میں ضروری ہیں۔ اگر کیس اسٹڈی کو حاصل کر لیا جائے تو انسان کی تہذیبی، مذہبی، سیاسی اور سماجی زندگی کے پناہ خانوں تک رسائی ممکن ہو سکتی ہے اور یہ رسائی ایک ذہین محقق کو خاصا مواد فراہم کر سکتی ہے (۱۹)۔

### معلومات جمع کرنے کے مآخذ

اس طریقے میں محقق پہلے موضوع کا انتخاب کرتا ہے۔ پھر اس کے متعلق تمام ضروری معلومات جمع کرتا ہے۔ ان کا تعلق زیر تحقیق اکائی کی سوانح اور نشوونما سے ہوتا ہے۔ جب وہ چھوٹے چھوٹے حقائق کو مفصل طریقے سے جمع کر لینے کا کام مکمل کر لیتا ہے، تو پھر وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ ان حقائق کو مربوط انداز سے جوڑے اور اس اکائی کے خیالات و تجربات کی نہ صرف مکمل تصویر پیش کرے بلکہ ان کی توضیح و توجیہ بھی کرے۔ اس طرح معلوم ایسے ہوتا ہے کہ یہ طریقہ ایک خاص حد تک دستاویزی طریق تحقیق سے مشابہت رکھتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ اس میں ہم زندہ افراد اور سماجی گروہوں کے مطالعہ تاریخ سے متعلق تحقیق کر رہے ہوتے ہیں جبکہ دستاویزی تحقیق میں ہم گزشتہ افراد اور اداروں کی تاریخ سے متعلق تحقیق کرتے ہیں (۲۰)۔

مطالعہ احوال میں جو معلومات استعمال کی جاتی ہیں، وہ مختلف ذرائع سے حاصل کی جاتی ہیں۔ ان میں بڑے بڑے ذرائع زیر تحقیق فرد کی ذاتی شہادت، ذاتی دستاویزات یعنی خطوط، دائریاں اور روزنامے وغیرہ، حیاتیاتی، نفسیاتی اور معاشرتی کوائف و حالات شامل ہیں۔ ان دستاویزات میں خود نوشت سوانح عمری، سکولوں اور دوسری سماجی ایجنسیوں کے ریکارڈز، طبی حالات، گھنٹوں اور کیلنڈر میں لپے گئے اندویشوں کے مسودے اور ایسا ہی اور بہت سا مواد شامل ہوتا

ہے۔ ان دستاویزات کا معائنہ اور تجربہ یہ ضرور اس طرح کرنا چاہیے جس طرح دوسری دستاویزات کی جانچ پرکھ کی جاتی ہے (۲۱)۔

## معلومات جمع کرنے کے طریقے

مطالعہ احوال میں معلومات جمع کرنے کے لیے کوئی ایک خاص طریقہ استعمال نہیں کیا جاتا۔ دراصل اس کی خصوصیت ہی یہ ہے کہ اس میں مختلف قسم کی ترکیبیں (Techniques) استعمال کی جاتی ہیں، مثلاً: ڈائری یا دوسرے خفیہ ریکارڈ سے استفادہ، انٹرویو، تحریری آزمائش، براہ راست مشاہدہ اور دستاویزی شہادت وغیرہ (۲۲)۔ معلومات جمع کرنے کے لیے کثرت کے ساتھ استعمال ہونے والا طریقہ ذاتی انٹرویو ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس پر تحقیق کی جارہی ہے، اس سے براہ راست معلومات حاصل کرنا۔ جن حالات میں انٹرویو لیا جا رہا ہے، تحقیق کی نوعیت ان کو طے کرے گی، لیکن ایک بات واضح ہے کہ سروے کے انٹرویو کی نسبت مطالعہ احوال کے انٹرویو کے حالات زیادہ غیر رسمی ہوں گے۔ آزاد گفتگو کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ انٹرویو لینے والے اور زیر تحقیق مہم جو (فرد) کے درمیان قائم ہونے والا تعلق بہت اہم کیفیت کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ تاہم ایک تجربہ کار انٹرویو لینے والا جانتا ہے کہ وہ کس طرح اپنے آپ کو معروضی حالت میں رکھے گا اور امکانی حد تک اس میں ذاتی مداخلت سے پرہیز کرے گا (۲۳)۔ مطالعہ احوال میں یادداشت کے لیے اشارات (Notes) لکھنا نہایت اہم ہوتا ہے۔ جب اندامیشن حاصل کی جاتی ہے، اسی وقت اشارات لکھ لینے چاہئیں۔ (۲۴)۔ اس طریق تحقیق میں محقق اپنی توجہ اس بات پر مرکوز کرتا ہے کہ وہ محدود تعداد میں زیر مطالعہ اکائیوں کے بارے میں ہر ممکن چیز یقین کے ساتھ جان لے (۲۵)۔

## سروے اور مطالعہ احوال میں فرق

ان میں بڑا فرق یہ ہے کہ سروے کی وسعت زیادہ ہوتی ہے۔ اس میں معلومات زیادہ افراد سے حاصل کی جاتی ہیں جبکہ مطالعہ احوال میں ایک یا دو اکائیوں کا معائنہ کیا جاتا ہے، خاص طور پر وہ جو زیادہ نمائندہ اور مثالی ہوتی ہیں۔ اکثر سماجی کارکن اپنے مقصد کے لیے

اس بات پر یقین رکھتے ہیں..... کہ دونوں طریقوں میں سے مطالعہ احوال کا طریقہ زیادہ مفید اور نتیجہ خیز ہے، لیکن تحقیقی تکنیک کے لحاظ سے دونوں کا ایک وقت استعمال زیادہ نفع آور ہے (۲۶)۔

### تحقیقی مواد کے حصول کے لیے آزمون یا ٹیسٹ کا استعمال

جدید نظریہ تحقیق سائنسی ہونے کی وجہ سے شواہد پر مبنی حقائق کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ سائنسی طریقہ میں نتائج کو حاصل کرنے کے لیے مختلف نوع کے تجربات ضروری ہوتے ہیں۔ تجربہ نتائج کے تسلی بخش حصول کا بہترین ذریعہ ہوتا ہے۔ مگر چاہے وہ تجربہ کے بعد یا تجربہ کے دوران یا تجربہ سے پہلے یعنی کوئی بھی حقیقت اس وقت تک تسلی بخش نہیں مانی جاسکتی جب تک کہ اس کی ہیئت ترکیبی کے بارے میں یقین یا اس کے اظہار میں ٹھہراؤ نہ ہو۔ اس طرح کسی مسئلہ پر صحیح تحقیق اسی صورت میں ممکن ہے کہ حقائق کی وضاحت اس کی ہیئت ترکیبی جاننے اور اظہار کے ٹھہراؤ کے مد نظر کیا جائے۔ اس قسم کی معلومات کے لیے پیمانے استعمال ہوتے ہیں۔ نفسیاتی اور تعلیمی اصطلاح میں ان کو ٹیسٹ کہتے ہیں۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ اشخاص کے بارے میں معلومات کو اعداد و شمار میں ظاہر کر دیا جائے (۲۷)۔

### اہمیت

سائنس میں ہر ایک چیز کو آزمون پر پرکھا جاتا ہے۔ اس طرح تحقیق میں بھی آزمون بہت اہم چیز ہے۔ بہت سارے محققین نے موضوعی مشاہدہ پر معروضی طریقوں کے ذریعے انسانی حقائق اکٹھا کرنے میں آزمون کو انٹرویو اور سوال نامے پر ترجیح دی ہے۔ انٹرویو کے ذریعے ہم اتنے پر اعتماد نتائج اخذ نہیں کر سکتے۔ ہمیں بہت سے اسباب کا قطعی علم نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب ہم اسی مسئلہ کو آزمون پر پرکھتے ہیں، تجربہ کرتے ہیں اور جائزہ لیتے ہیں تو آزمون کے جواز اور پر اعتمادی کے لحاظ سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہو سکتے ہیں..... (۲۸)۔

### فوائد

تحقیق میں آزمون نہ صرف کسی مسئلہ کو حل کرتا ہے بلکہ یہ بھی بتاتا ہے کہ وہ کیسا ہے، اور کس قدر جامع ہے۔ اسی طرح آزمون کسی چیز کے بارے میں بہت حد تک صحت کے ساتھ



رائے دے سکتا ہے ، مثلاً: اگر یہ کہا جائے کہ آج گرمی زیادہ ہے تو تحقیق صرف انٹرویو کے ذریعے کریں یا سوال نامہ بھیج کر لوگوں سے پوچھیں تو کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملتا۔ اگر ملتا ہے تو وقت پر نہیں ملتا۔ لیکن جب درجہ حرارت کے مخصوص سائنسی آلات کے ذریعے پتہ چلائیں تو ہم بہتر طور پر معلوم کر سکتے ہیں کہ موسم کا درجہ حرارت کتنا ہے (۲۹)۔

یہ ہیں وہ ذرائع یا طریقے جن کی مدد سے زیر تحقیق موضوع سے متعلق مواد کا حصول ممکن ہو سکتا ہے۔